احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 27 نومبر 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 27 نومبر 2013ء 22 محرم 1435 ہجری 27 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 268

یاد کرا دیا کرو

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز میں رکعات بھول گئے۔ بعد میں آپ نے سجدہ سہو کیا اور فرمایا میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو اس لئے جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب التوجہ نحو القبلۃ حدیث نمبر:386)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت میاں عبدالرحیم صاحب (بیعت 1893ء یا 1894ء) بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود کے فیوض وبرکات سے مستفید ہونے کے لئے فرصت کے دنوں میں فجر کی نماز کے لئے قادیان پہنچ جاتے اور دن بھر قادیان میں نمازیں ادا کرتے اور حضور کے کلمات طیبات سنتے۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے گاؤں کو روانہ ہو جاتے۔ (تاریخ احمدیت جلد 19 ص 626)

’’حضرت حکیم محمد اسماعیل صاحب سیکھوانی کو جب تک صحت نے اجازت دی آپ نماز باجماعت بیت الذکر میں ادا کرتے رہے اور نماز نہایت خشوع سے ادا کرتے۔ سرگودھا کے بہت سے بزرگ احباب نے ذکر کیا کہ ہم بہت کوشش کرتے کہ حکیم صاحب سے پہلے بیت الذکر میں پہنچ جائیں لیکن آپ ہمیشہ ہم سے پہلے پہنچ جاتے اور یہ معمول آپ کا صرف بڑھاپے میں ہی نہیں تھا کہ آپ فارغ تھے بلکہ کاروبار کے عین دوران اپنے رب کے ساتھ تعلق کو فائق سمجھتے ہوئے اسی کے حضور حاضر رہنے کو سعادت سمجھتے۔ نماز جمعہ کو نہایت التزام سے ادا کرتے اور بڑھاپے میں بھی سخت سردی اور سخت گرمی کی پرواہ کئے بغیر گھر سے کافی فاصلہ پر واقع بیت الذکر تک ثواب کے حصول کے لئے پیدل ہی آنے جانے کو ترجیح دیتے۔‘‘ (روزنامہ الفضل 15 نومبر 1979ء)

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے آخری لمحات کے بارہ میں روزنامہ جنگ لکھتا ہے: ’’سر ظفر اللہ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ دو روز پہلے تک بولتے چالتے رہے جب بھی انہیں ہوش آئی تو وہ پوچھتے کونسی نماز کا وقت ہے اور اس کے بعد اپنے اہل خانہ کے بارے میں دریافت کرتے کہ وہ کس حال میں ہیں۔‘‘

(روزنامہ جنگ 2 ستمبر 1985ء ص 1)

حضرت چوہدری احمد دین صاحب قبول احمدیت کے حالات تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں اسلامیہ ہائی سکول راولپنڈی میں ٹیچر تھا وہاں ایک احمدی کتب فروش تھا اس سے کتابیں لے کر پڑھیں۔ ان دنوں مذہب کی طرف میری توجہ نہ تھی ایک مضمون دربارہ حقیقت نماز پڑھا۔ اس کے پڑھنے سے مجھ پر خاص اثر ہوا۔ اس کے بعد پھر اور رسائل دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ پھر میں سکول کی نوکری چھوڑ کر کوہاٹ چلا گیا۔ وہاں میں نے کتابیں پڑھیں اور اخبارات کا بھی مطالعہ کیا پھر میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ میں خود قادیان جا کر دیکھوں۔ میں نے نئے مہمان خانہ میں جو اس وقت ابھی بنا ہی تھا اکیلے حضرت اقدس کی بیعت کی۔ اس وقت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بھی موجود تھے۔ حضرت اقدس نے مجھے ایک کتاب ’’مواہب الرحمٰن‘‘ بطور تحفہ دی۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 587)

خطبات سنیں اور نوٹس لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے یا دوسری باتیں جو کی جاتی ہیں مختلف وقتوں میں ان پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بھی بڑا ضروری ہے۔ جہاں یہ احباب جماعت کو توجہ دلائیں عہدیدار، وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے، اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے۔ فوراً اسے نوٹ کریں اور صدران جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ...... مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے feed back بھی لیا جائے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

شاملین دفتر اول متوجہ ہوں

دفتر اول (پانچ ہزاری) تحریک جدید کے تمام شاملین جو خدا تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں ان سے گزارش ہے کہ ریکارڈ کی درستگی کیلئے جلد از جلد وکالت مال اول شعبہ دفتر اول تحریک جدید ربوہ سے درج ذیل فون نمبر یا Email پر رابطہ کریں۔

فون: 047-6213672,6214008

فیکس: 047212296

daftarawwal1934@gmail.com

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ادا ریہ

انسانیت کے فائدہ کے لئے

الفضل 8/ اکتوبر 2013ء میں روزنامہ دنیا کے حوالے سے مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی۔

تصاویر لینے والا ڈرون تیار

ایک ایسا جدید ڈرون تیار کرلیا گیا ہے جو بہت اونچائی سے 41 میگا پکسل کی تصویر کھینچ سکتا ہے۔اس ڈرون کو تیار کرنے والی کمپنی کے مطابق یہ ڈرون اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ اسے کوئی بھی باآسانی آپریٹ کرسکتا ہے۔ یہ ڈرون فوم اور کاربن فائبر سے بنایا گیا ہے اور پرواز کے لئے اس میں 92 سینٹی میٹر کا پنکھا موجود ہے جبکہ کیمرا نصب کرنے کے لئے بھی جگہ بنائی گئی ہے،اس ڈرون کا وزن صرف 950 گرام ہے اور اسے اونچائی سے تصاویر یا نقشے بنانے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

(روزنامہ دنیا 16 جولائی 2013ء)

جلسہ سالانہ آسٹریلیا 4 تا 6/ اکتوبر 2013ء میں بھی تصویریں لینے کے لئے یہی ڈرون ٹیکنالوجی استعمال کی گئی۔ چنانچہ مندرجہ بالا خبر پڑھ کر مکرم مرزا عمران احسن صاحب، ایم ٹی اے آسٹریلیا و نیشنل سیکرٹری تربیت نے خاکسار کے نام ای میل میں لکھا۔

روزنامہ الفضل 8/ اکتوبر 2013ء میں خبر شائع ہوئی تھی کہ ایسا جدید ڈرون تیار کرلیا گیا ہے جو اونچائی سے تصاویر کھینچ سکتا ہے۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ حضور انور کے آسٹریلیا میں قیام کے دوران ہم نے 50 سے 150 میٹر اونچائی سے تصاویر اور ویڈیو مناظر ڈرون کے ذریعے لئے ہیں مندرجہ ذیل ویب لنک میں بیت الہدیٰ اور مشن ہاؤس آسٹریلیا جہاں حضور انور رہائش پذیر ہیں کے اونچائی سے ویڈیو شاٹس دیکھے جاسکتے ہیں۔ جو ایم ٹی اے آسٹریلیا ڈرون کے ذریعہ لئے گئے ہیں۔

(ویب سائیٹ لنک www.jalsasalana.org.au)

یہ مناظر ہم نے اس ویب سائٹ میں بھی دیکھے اور ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ آسٹریلیا دیکھنے والے ہزاروں ناظرین نے بھی دیکھے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈرون جو ایک ڈراؤنا لفظ بن گیا ہے درحقیقت کلیۃً خطرناک نہیں بلکہ اس ٹیکنالوجی کے بے شمار مثبت فوائد بھی ہیں۔

ہم اس بات پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اس ایجاد کو انسانیت کے فائدے اور دعوت الی اللہ کے لئے استعمال کر رہی ہے اور فی الواقع ہر ایجاد یہی تقاضا کرتی ہے کہ اس کو چلانے والے ہاتھ نیک اور دیندار اور ہمدرد نوع انسان ہوں۔ جس بیچارے روسی کلاشنکوف نے کلاشنکوف ایجاد کی اس نے جب اپنی تخلیق کی تباہ کاریاں دیکھیں تو اس پر افسوس کا اظہار کرتا تھا۔

ڈائنامائیٹ کے موجد الفریڈ نوبیل نے اپنی تمام جائیداد جو 1896ء میں 90 لاکھ ڈالر تھی اس کے ذریعہ دنیا کو نوبیل انعام کا تحفہ دے کر اپنے مزعومہ گناہوں کا کفارہ ادا کیا۔ کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ اس کی ایجاد سے فائدہ تو اٹھایا جارہا ہے لیکن تباہ کاریاں بھی کم نہیں۔

کاش دنیا اپنی صلاحیتوں کو انسان کی بہبود اور آرام کے لئے استعمال کرے اور دکھوں سے بچے۔ آج یہی پیغام لے کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا کے بلند ایوانوں سے لے کر زمین کے کناروں تک محوِ سفر ہیں اللہ تعالیٰ دنیا کو یہ پیغام سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین

آؤ اُس سے ملیں

جس کو ملنے سے روح جگمگانے لگے
دل دھڑکنے لگے گنگنانے لگے
چشمِ ویران پھر جھلملانے لگے
اپنے ہاتھوں سے خوشبو سی آنے لگے
آؤ اُس سے ملیں، آؤ اُس سے ملیں

جس کے لہجے میں لذت ہے ایمان کی
جس کی باتوں میں خوشبو ہے آذان کی
جس کا ہر پل ثناء ربِ رحمان کی
جس کا ہر بول تفسیر قرآن کی
آؤ اُس سے ملیں، آؤ اُس سے ملیں

جو کہے بس جیو تو خدا کے لئے
ہر عمل ہو خدا کی رضا کے لئے
سید الانبیاء مصطفیٰ ﷺ کے لئے
وقف ہو جائیں سارے دعا کے لئے
آؤ اُس سے ملیں، آؤ اُس سے ملیں

جس کا دستِ دعا ایک اعجاز ہے
اب زمیں پہ خدا کی جو آواز ہے
جس کا دھیما سا اپنا ہی انداز ہے
جس کو ملنا سعادت ہے اعزاز ہے
آؤ اُس سے ملیں، آؤ اُس سے ملیں

جس کی نسبت سے ہم معتبر ہو گئے
ہم سے پتھر بھی لعل و گہر ہو گئے
بے ہنر، با سخن با ہنر ہو گئے
کتنے اُجڑے ہوئے باثمر ہو گئے
آؤ اُس سے ملیں، آؤ اُس سے ملیں

گو کہ عاشق ہزاروں کھڑے ہیں اُدھر
چشمِ تر ہم بھی جائیں گے اُس راہگزر
ہم خطا کار ہیں جانتے ہیں مگر
اُس کی پڑ جائے ہم پہ بھی شائد نظر
آؤ اُس سے ملیں، آؤ اُس سے ملیں

مبارک صدیقی

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

27

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ نیوزی لینڈ

حضور انور کا ریڈیو انٹرویو، چلڈرن و گرلز کلاسز، بیت المقیت کی تاریخ اور کلیمنٹ ریگ کا ذکر

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30/اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل کے ایک ہال میں جو نماز کے لئے مخصوص کیا گیا تھا تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا۔

ہملٹن روانگی

آج پروگرام کے مطابق Ratorua کے علاقہ سے واپس ہملٹن (Hamilton) اور پھر وہاں سے آک لینڈ (Auckland) کے لئے روانگی تھی۔ Ratorua سے ہملٹن کا فاصلہ 106 کلومیٹر ہے۔ گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور ہملٹن کے لئے روانگی ہوئی۔

ہملٹن شہر کا تعارف

ہملٹن شہر نیوزی لینڈ کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ یہاں پر ایک وسیع و عریض رقبہ پر Hamilton Garden کے نام سے ایک باغ لگایا گیا ہے۔ اس باغ کی خصوصیت یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک سے پھولوں کے پودے لاکر اگائے گئے ہیں۔ اس باغ کو دو طرح سے تیار کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک وسیع احاطہ مخصوص کر کے اس میں صرف گلاب کے پودے لگائے گئے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک سے لائے گئے ہیں مختلف رنگوں کے گلاب سے یہ حصہ مزین ہے اور اس کا نام Rogers Rose Garden ہے۔

پھر دنیا کے مختلف ممالک کا علیحدہ علیحدہ باغ تیار کیا گیا ہے۔ جیسے Chinese's Garden، English Flower Garden، Japanese Garden، اٹالین گارڈن، انڈین چار باغ گارڈن وغیرہ بنائے گئے ہیں اور ہر ایک میں بڑی خوبصورتی اور ترتیب کے ساتھ پھول لگائے گئے ہیں اور ساتھ تالاب بنائے گئے ہیں اور فوارے وغیرہ لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح یہاں، Kitchen Garden، Herb Garden اور دوسرے مختلف ناموں اور اقسام کے باغات موجود ہیں۔

قریباً ایک گھنٹہ پچیس منٹ کے سفر کے بعد ہملٹن گارڈن آمد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس باغ کے مختلف حصے دیکھے اور تصاویر بھی بنائیں اور قریباً پچاس منٹ تک اس باغ کا وزٹ فرمایا۔

آک لینڈ کے لئے روانگی

بعدازاں یہاں سے ایک بجکر پچیس منٹ پر آک لینڈ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ پینتیس منٹ کے سفر کے بعد تین بجے دوپہر ہوٹل Quest آمد ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ ہوٹل Quest سے روانہ ہو کر چھ بجے بیت المقیت پہنچے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 58 فیملیز کے 393 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان ملاقات کرنے والوں کا تعلق نیوزی لینڈ کی جماعتوں آک لینڈ، ہملٹن، ولنگٹن، Tauranga اور Whangarei سے تھا اس کے علاوہ جزائر فجی، پاکستان، سری لنکا اور بنگلہ دیش سے آئی ہوئی بعض فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور کا ریڈیو انٹرویو

آسٹریلیا کے ایک حکومتی ریڈیو سٹیشن SBS کے نمائندہ نے 19/اکتوبر بروز ہفتہ 2013ء کو بیت الہدیٰ سڈنی آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو لیا تھا وہ آج 30/اکتوبر کو اس ریڈیو سٹیشن نے نشر کیا ہے اور اس انٹرویو کی نشریات دس منٹ تک جاری رہیں۔ یہ ریڈیو سٹیشن دنیا کی 74 مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کرتا ہے اور سارے آسٹریلیا میں سنا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا SBS ریڈیو پر نشر کیا گیا، مندرجہ ذیل انٹرویو بزبان اردو تھا۔ پروگرام کے میزبان نے پروگرام کے آغاز میں تعارف کرواتے ہوئے کہا:

ہم اپنے پروگرام میں اکثر اقلیتی گروپ کے رہنماؤں اور آسٹریلیا آنے والی دیگر اہم شخصیات کے خیالات اور نقطۂ نظر آپ تک پہنچاتے ہیں۔ پاکستان میں اقلیت قرار دیئے جانے والی احمدی جماعت کے روحانی اور انتظامی سربراہ مرزا مسرور احمد آسٹریلیا کے دورہ پر آئے اور انہوں نے سڈنی میں ہونے والے احمدیہ جماعت کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی ہے۔ اس وقت ہم آپ کو سڈنی میں ریکارڈ کی گئی بات چیت سنوا رہے ہیں۔ SBS کا ان خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں مگر ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے سامعین دوسروں کی رائے کا بھی اسی طرح احترام کریں گے جس طرح کے احترام کی توقع وہ اپنی رائے سے اختلاف کرنے والوں سے رکھتے ہیں۔

اس کے بعد درج ذیل ریکارڈ شدہ انٹرویو نشر کیا گیا۔

☆میزبان نے انٹرویو کے آغاز میں کہا:

اس وقت ہم مرزا مسرور احمد صاحب کے ساتھ موجود ہیں جو جماعت احمدیہ کے روحانی اور انتظامی سربراہ بھی ہیں۔ پروگرام میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جزاک اللہ۔ شکریہ۔

☆اس کے بعد میزبان نے کہا کہ جناب مرزا صاحب! میں گفتگو کا آغاز احمدیہ جماعت کی تاریخ سے کرنا چاہوں گا۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد کب پڑی، کیسے پڑی اور اس تحریک کا آغاز کس طرح ہوا؟

ان امور کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم یہ یقین کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ آنے والا شخص تمام نشانات کے ساتھ آیا جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی تھیں اور 1889ء میں انہوں نے یہ اعلان کیا اور جماعت کی بنیاد ڈالی اور پہلی بیعت لی۔ اور جو نشانات آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے تھے ان بہت سے نشانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس کو ہم (Heavenly sign) کہہ سکتے ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں مخصوص تاریخوں میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سورج اور چاند کو گرہن لگے گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1894ء میں مشرق میں اور 1895ء میں Western Hemisphere میں ان مخصوص تاریخوں میں وہ گرہن لگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ آنے والا مسیح اور مہدی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں کیونکہ نشانات بھی پورے ہو رہے ہیں اور اسی مقصد کے لئے آپ نے جماعت کا قیام کیا۔

☆اس کے بعد انٹرویو کرنے والے صحافی نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود کے انتقال کے بعد کیا طریق کار اپنایا گیا کیونکہ ان کا تو حضرت مسیح کے طور پر دعویٰ تھا۔ تو اس کے بعد خلافت کا سلسلہ کیسے شروع ہوا؟ جماعت میں خلیفہ کے انتخاب کیلئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسیح موعود کے 1908ء میں وصال کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا اور اس وقت موجود لوگوں نے خلافت کیلئے اپنا خلیفہ منتخب کیا جو حضرت مولانا نورالدین صاحب تھے اور وہ اس وقت زمانہ کے بڑے مانے ہوئے عالم تھے اور ان کی وفات کے بعد پھر 1914ء میں خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا۔ اس وقت جماعت میں تھوڑی سے rift ہوئی لیکن Majority of the Jamat حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی بیعت میں آگئے۔ اور اس کے بعد جو پیچھے ہٹے ہوئے تھے ان میں سے بھی بہت سارے لوگ بیعت میں

شامل ہوگئے اور جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات ہوئی اس وقت جماعت کی تعداد چار لاکھ یا اس سے کچھ اُوپر تھی اور وہ جماعت ترقی کرتے کرتے آج دنیا کے 204 ممالک میں ہے اور کروڑوں میں اس کی تعداد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خلافت کے انتخاب کیلئے اس کے بعد پھر باقاعدہ اصول بنائے گئے۔ ایک الیکٹورل کالج (electoral college) ہے، ایک خلافت کی منتخبہ کمیٹی ہے جو خلافت کا انتخاب کرتی ہے۔ 1982ء میں خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی وفات ہوئی تو ربوہ، پنجاب میں چوتھے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا انتخاب ہوا۔ لیکن اس کے بعد 1984ء کے قوانین کے بعد جب ضیاء الحق نے قوانین بڑے سخت کردئے۔ ہمیں السلام علیکم کہنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہمیں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں تھی۔ کوئی بھی ایسا طریق جس سے (دینی) عقائد کا اظہار ہوتا ہو وہ ہم نہیں کرسکتے تھے۔ اس لئے بحیثیت خلیفہ اور بحیثیت لیڈر خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو پاکستان سے لندن شفٹ ہونا پڑا اور 1984ء سے وہیں رہے۔ 2003ء میں ان کی وفات ہوئی۔ چونکہ پاکستان میں حالات اسی طرح بدستور قائم تھے اس لئے جب پانچویں خلافت کا انتخاب ہوا تو وہ (بیت) فضل لندن جو لندن کی سب سے پرانی (بیت) ہے اس میں انتخاب ہوا اور وہاں مجھے 22/اپریل 2003ء کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔

☆اس کے بعد میزبان صحافی نے سوال کیا کہ (حضرت مرزا) غلام احمد قادیانی صاحب تھے انہوں نے ایک نئے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس بارے میں ذرا وضاحت فرمائیے۔

اس سوال کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل سے جواب عطا فرمایا۔

☆اس پر پروگرام کے میزبان صحافی نے سوال کیا کہ کیا احمدی طریقت کے مطابق جو مرزا غلام احمد قادیانی تھے ان کو اللہ تعالیٰ سے براہِ راست کوئی وحی کا سلسلہ یا بات چیت کا سلسلہ بھی تھا؟

اس سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسانیت کے ساتھ تعلق پیدا کیا تھا وہ آج بھی قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارہ میں کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ پہلے وہ کلام کرتا تھا اور وحی کرتا تھا آج وہ کلام نہیں کرتا اور وحی نہیں کرتا۔ وہ پہلے بھی کلام کرتا تھا اور آج بھی اپنے نیک لوگوں سے کلام کرتا ہے۔ لوگوں کو جو سچی خوابیں آتی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع کا ایک ذریعہ ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف سنتا ہے بلکہ بولتا بھی ہے اور اب بھی اس سے کلام کرتا ہے جس سے وہ چاہتا ہے۔ تو یہی وحی کا سلسلہ یا الہامات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو ہم محدود نہیں کرسکتے، نہ بند کرسکتے ہیں۔

☆اس کے بعد صحافی نے پوچھا کہ آپ اس وقت آسٹریلیا میں آئے ہوئے ہیں۔ سڈنی میں یہاں پر احمدیہ جماعت کا بہت بڑا اجتماع ہوا ہے۔ آپ اس موقع پر کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں میں یہی کہنا چاہوں گا کہ آجکل جو دنیا کی حالت ہے وہ قابل فکر ہے۔ بندہ بندے سے محبت، پیار، خلوص اور وفا کا تعلق پیدا کرے تاکہ دنیا امن، محبت اور بھائی چارے کا گہوارہ بن جائے۔

☆پھر میزبان صحافی نے پوچھا کہ ان حالات میں آپ کیا دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں احمدیہ جماعت کا کیا مستقبل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان سب ظلموں کے باوجود جماعت احمدیہ پاکستان میں قائم ہے۔ اور بہت بڑی جماعت پاکستان میں قائم ہے۔ اور یہ ظلم برداشت کررہی ہے۔ ہم قانون ہاتھ میں نہیں لیتے۔ جب ظلم ہوتا ہے تو ہم قانون کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ اگر قانون مدد کرے تو الحمدللہ۔ نہیں کرتا تو تب بھی ہم خاموش ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ جن کو موقع ملتا ہے، جن کا مستقبل بالکل ختم ہورہا ہے، جن کو ٹارگٹ کیا جارہا ہے وہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ باہر بھی نکلیں اور اسی وجہ سے آسٹریلیا میں بھی اور دنیا میں دوسری جگہوں پر بھی پاکستان سے migrate کرکے احمدی آئے اور یہاں ان کو پناہ ملی۔ اب وہ آزادی سے رہ رہے ہیں۔ کئی ہمارے پڑھے لکھے دوست احباب غیر از جماعت جو احمدی نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ پاکستان کا اچھا زرخیز دماغ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کا literacy rate بہت زیادہ ہے اور اچھے پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ سائنٹسٹس ہیں، ڈاکٹرز ہیں، انجینئرز ہیں۔ یہ زرخیز دماغ جس کو پاکستان کی ترقی میں کام آنا چاہئے تھا پاکستان سے باہر نکل رہے ہیں اور drain ہورہا ہے جس کو انگلش میں brain drain کہتے ہیں۔ تو اس سے تو نقصان پاکستان کو ہورہا ہے۔ ہم احمدیوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا اور پاکستان بنانے میں ہمارا بہت بڑا کردار ہے۔ اسی وجہ سے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے اور انہوں نے پہلا وزیر خارجہ ایک احمدی سر ظفراللہ خان کو بنایا۔ بدقسمتی یہ کہ آج بچوں کی سکول کی کتابوں میں سے سر چوہدری ظفراللہ خان کا نام نکال دیا گیا کہ وہ پہلے وزیر خارجہ نہیں تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جو پہلے نوبیل انعام یافتہ تھے ان کا نام بھی سائنٹسٹس میں سے نکال دیا گیا تو اس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہوگی؟ ہمارا خون پاکستان کے قیام میں شامل ہے۔

☆پروگرام کے آخر میں میزبان نے کہا کہ عالمی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد سے سڈنی میں لیا گیا انٹرویو آپ نے سنا۔ اس انٹرویو کا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں بلکہ دوسروں کے خیالات کو سامعین تک پہنچانا تھا۔ امید ہے باشعور سامعین کی طرح ہم سب ایک دوسرے کے عقائد اور خیالات کا اسی طرح احترام کرتے رہیں گے جس نے آسٹریلیا کو ایک پُرامن ملٹی کلچرل ملک بنانے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔

31/اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے بیت المقیت میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط، فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق پانچ بجکر دس منٹ پر بیت المقیت کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت المقیت پہنچے اور نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

چلڈرن کلاس

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق بیت میں ہی بچوں کی چلڈرن کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محسن اقبال نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم منعم مبارک نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل دو احادیث پیش کیں اور ان کا انگریزی زبان میں ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ ان احادیث کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

1۔ اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہی ہمیں معاف کردے۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات)

2۔ اے اللہ یقیناً میں تجھ سے اس آندھی کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی بھی بھلائی چاہتا ہوں جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس کے شر سے جو کچھ اس میں ہے اور اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ الاستقاء)

اس کے بعد عزیزم انس منور نے حضرت مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا:

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین ......اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور

تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 268)

بعدازاں عزیزم حنان انور نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار

اس نظم کے بعد عزیزم میکائیل گنائی نے نیوزی لینڈ کے شہر Christ Church میں آنے والے زلزلہ پر اپنا مضمون پیش کیا اور بتایا کہ کرائسٹ چرچ نیوزی لینڈ کا دوسرا بڑا شہر ہے، جہاں فروری 2011ء میں ایک بڑی طاقت کا زلزلہ آیا اور 185 لوگ اس زلزلہ میں ہلاک ہوئے، عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔ شہر اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں عمارتوں کا بہت نقصان ہوا۔ کم طاقت کے زلزلے تو قبل ازیں آتے رہے ہیں لیکن اتنی بڑی طاقت کا زلزلہ پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ ہیومینیٹی فرسٹ اور خدام الاحمدیہ کی ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر متاثرین کی مدد کی۔

موصوف نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کا جو اقتباس پیش کیا گیا ہے اس میں آپ نے پہلے سے ہی ان زلازل کی خبر دی ہے۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ حضور انور نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ اب تو دنیا کے ہر حصہ میں زلزلے آرہے ہیں اور کوئی بھی ان سے محفوظ نہیں رہا۔

اس کے بعد عزیزم اسحاق شمیم نے پروفیسر Clement Wragge صاحب کے بارہ میں اختصار کے ساتھ اپنے ایک مضمون پیش کیا۔

پروفیسر صاحب موصوف کے بارہ میں ایک تفصیلی رپورٹ، اس رپورٹ کے آخر پر پیش کی جا رہی ہے۔

بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس چھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر بچوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

گرلز کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق لڑکیوں کی کلاس (Girls Class) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔

عزیزہ دانیہ شفیق نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ رضوانہ شہیدہ نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ عافیہ نجم نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا مومن جو قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ سنگترے کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور ایسا مومن جو قرآن نہیں پڑھتا۔ لیکن اس پر عمل پیرا ہوتا ہے وہ کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ تو لذیذ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان (نیازبو) کی طرح ہوتی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل کی طرح ہوتی ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور خوشبو بھی ناگوار ہوتی ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

بعدازاں عزیزہ لبنیٰ اقبال نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے (-) کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے، اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 26)

اس کے بعد عزیزہ زہرہ حنیف نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔

جمال و حسن قرآں نور جان ہر ...... ہے
قمر ہے چاند اوروں کا، ہمارا چاند قرآں ہے

شہد کے فوائد

بعدازاں عزیزہ مہ پارہ عطرت ملک نے Manuka Honey کے عنوان پر اپنی Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ نیوزی لینڈ میں Manuka شہد، Manuka Tree سے تیار کیا جاتا ہے۔

جب یورپین لوگ نیوزی لینڈ کے جزیرہ پر آئے تو اس وقت یہاں شہد کی مکھیاں نہیں تھیں۔ 1839ء میں نیوزی لینڈ میں شہد کی مکھیوں کو متعارف کروایا گیا۔ Manuka درخت کی چھ اقسام ہیں اور یہ نیوزی لینڈ کے شمالی علاقہ کی East Coast میں پایا جاتا ہے نیز ساؤتھ آئی لینڈ میں بھی یہ درخت بڑی تعداد میں موجود ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ درخت آسٹریلیا سے نیوزی لینڈ آیا اور پرندوں کے ذریعہ آیا اور اس درخت کے نیوزی لینڈ آنے کا زمانہ جو آخری برف کا زمانہ ہے اس سے پہلے کا ہے۔

یہ شہد اپنے خواص کی وجہ سے کافی مشہور ہے اور اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ انفیکشن سے بچاتا ہے۔ اس درخت اور پودے کے ذریعہ تیار ہونے والا شہد ہی صرف فائدہ نہیں دیتا بلکہ بذات خود یہ درخت بھی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ ماؤری لوگ اس پودے کو اپنی روایتی ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے پتے اور ڈنڈیاں دوا کی تیاری کے لئے استعمال ہوتی ہیں اور اس سے تیار ہونے والی دوا بخار کے لئے، پیشاب کی پرابلم کے لئے، چھاتی کی انفیکشن کے لئے اور Asthma کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ نیز اس درخت کے پتوں سے ایسی دوائی بنائی جاتی ہے جو Eczema کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

انسانی جلد پر جو داغ پڑ جاتے ہیں اس کا علاج بھی اس درخت سے تیار کی جانے والی دوائی سے کیا جاتا ہے۔ جوڑوں کے درد کے لئے بھی اس کی دوائی استعمال کی جاتی ہے۔

یونیورسٹی آف Waikato نے اپنی ریسرچ کر کے یہ دریافت کیا ہے کہ اس میں Antibacterial آثار پائے جاتے ہیں۔

Manuka شہد کو تیار کرتے ہوئے اس کی مختلف Potency رکھی جاتی ہیں۔ کم پوٹینسی والا شہد اگر چند چمچ استعمال کیا جائے تو اس سے قوت مدافعت بہتر ہوتی ہے اور جو ہائی پوٹینسی والا شہد ہے یہ Diarrhoea کو ٹھیک کرتا ہے اور زخموں کو بھرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اس شہد کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو زخم کافی عرصہ سے ٹھیک نہ ہو رہے ہوں تو ان زخموں کے اوپر بھی یہ شہد لگایا جاتا ہے۔

جو انڈسٹری شہد تیار کرتی ہے وہ سالانہ یکصد ملین ڈالرز منافع کما رہی ہے۔

بیت المقیت کی تاریخ

اس کے بعد عزیزہ فائزہ رحمان نے بیت المقیت پر اپنی Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ سال 2006ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کے دوران جماعت نیوزی لینڈ کو باقاعدہ بیت بنانے کا ارشاد فرمایا تھا۔

بیت کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز جولائی 2012ء کو ہوا۔ سنگ بنیاد کے طور پر حضور انور کی دعا کی گئی اینٹ رکھی گئی۔ اس بیت کی تکمیل اگست 2013ء میں ہوئی۔

جماعت کے موجودہ سنٹر کا کل رقبہ پونے دو ایکڑ ہے۔ یہ جگہ 1999ء میں خریدی گئی تھی اور اس پر پہلے سے 256 مربع میٹر کا ایک ہال موجود تھا۔ سال 2002ء میں لجنہ کے لئے ایک الگ ہال 112 مربع میٹر تعمیر کیا گیا۔ یہ دونوں ہال اب تک بطور نماز سنٹر استعمال ہو رہے تھے۔ لجنہ ہال کے اوپر مربی سلسلہ کا رہائشی مکان بھی تعمیر کیا گیا۔

بیت کے مردانہ اور لجنہ کے ہال میں سے ہر ایک کا رقبہ 247 مربع میٹر ہے۔ نچلی منزل پر لجنہ کا ہال ہے۔ جن خواتین کے چھوٹے بچے ہیں ان کے لئے علیحدہ کمرہ بھی ہے۔ واش روم اور وضو کی سہولیات موجود ہیں۔ بالائی منزل پر مردانہ ہال، آڈیو ویڈیو روم، کانفرنس روم اور واش رومز اور وضو کی سہولیات موجود ہیں۔

مینار کی کل اونچائی 18.6 میٹر ہے اور گنبد کا قطر 8.3 میٹر ہے۔ بیت کے دونوں ہالوں اور ساتھ پہلے سے تعمیر شدہ ہالوں کو شامل کے قریباً ایک ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

یہ بیت ریلوے سٹیشن اور شہر کی دو بڑی موٹروے سے چند منٹ کی دوری پر واقع ہے۔ بیت المقیت نیوزی لینڈ کی سرزمین پر جماعت کی پہلی بیت ہے۔

لڑکیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس چھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 24 فیملیز کے 92 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ جماعت نیوزی لینڈ کی مختلف جماعتوں کے علاوہ

جزائر فجی سے آنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات پایا اور ان سبھی افراد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت المقیت تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروفیسر کلیمنٹ ریگ کا ذکر

جب بھی جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی تاریخ لکھی جائے گی اس میں پروفیسر Clement Wragge کا ذکر ضرور شامل کیا جائے گا۔

پروفیسر Clement Lindley Wragge غیر معمولی قابلیت اور جرأت کے انسان تھے۔ انگلستان میں پیدا ہوئے اور Law اور Navigation Meteorology میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور موسمیات اور علم ہیئت (Astronomy) کے میدانوں میں اپنا لوہا منوایا۔ آپ نے آسٹریلیا میں بھی ایک لمبا عرصہ قیام کیا اور وہاں آپ کو ایک اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے۔

آپ ہندوستان کے سفر کے دوران لاہور بھی آئے اور 12 مئی اور 18 مئی 1908ء کو حضرت اقدس مسیح موعود سے دوبار ملاقات کی۔ اس ملاقات میں ان کے ساتھ ان کی بیوی اور چھوٹا لڑکا بھی تھا۔

پروفیسر صاحب نے 12 مئی 1908ء کو دوران ملاقات حضرت اقدس مسیح موعود سے مختلف سوالات بھی کئے۔ مثلاً جب خدا کی مخلوق بیشمار اور غیر محدود ہے تو اس کے فضل کو کیوں صرف اس حصہ زمین یا کسی مذہب وملت میں محدود رکھا جائے؟ گناہ کیا چیز ہے؟ شیطان کسے کہتے ہیں؟ آئندہ زندگی کس طرح سے ہوگی؟ اور وہاں کیا کیا حالات ہوں گے۔

خاتون نے سوال کیا کہ کیا مُردوں سے رابطہ کر کے ان کے صحیح حالات دریافت کئے جا سکتے ہیں؟

حضرت اقدس مسیح موعود نے ان تمام سوالات کے نہایت لطیف اور جامع جوابات عطا فرمائے۔ جنہیں سن کر مسٹر ریگ بے حد متاثر ہوئے اور حضور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

مجھے اپنے سوالات کا جواب کافی اور تسلی بخش ملنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ مجھے ہر طرح سے کامل اطمینان دلانا یہ خدا کے نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔

مسٹر ریگ 18 مئی 1908ء کو حضرت اقدس مسیح موعود کی ملاقات کے لئے دوبارہ حاضر ہوئے اور اس دفعہ بھی حضور سے کئی سوالات کئے۔

حضرت مسیح موعود نے ہر سوال کے جواب میں ایسی مختصر مگر جامع روشنی ڈالی کہ وہ وجد میں آکر کہنے لگے میں تو خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے۔ جیسا کہ عام طور پر علماء میں مانا گیا ہے۔ مگر آپ نے تو اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں۔ بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنا ہی عروج پکڑ جاوے مگر قرآن کی تعلیم اور (دین حق) کے اصولوں کو ہرگز نہ جھٹلا سکے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے ملفوظات جلد 10 میں ان دونوں ملاقاتوں کا تفصیل سے ذکر ہے۔

ہندوستان کے اس سفر کے بعد پروفیسر صاحب نیوزی لینڈ چلے گئے بعد میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے آپ کی خط وکتابت رہی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب پروفیسر ریگ کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ پروفیسر بعد میں احمدی (-) ہو گیا تھا اور مرتے دم تک اس عقیدہ پر قائم رہا اور اس کے خطوط میرے پاس آتے رہے۔

سال 2006ء میں جماعت آسٹریلیا اور جماعت نیوزی لینڈ نے پروفیسر صاحب کے عزیزوں اور اولاد کو تلاش کرنے کے بارہ میں بہت تحقیق کی۔ جماعت آسٹریلیا نے نیوزی لینڈ میں اس گھر کا پتہ لگا لیا جہاں پروفیسر صاحب مرحوم رہا کرتے تھے۔ پھر ان کی تصاویر بھی حاصل کر لیں۔ اس قبرستان اور قطعہ کا بھی پتہ لگا لیا جہاں پروفیسر صاحب دفن ہیں۔ ان معلومات کی بناء پر جماعت نیوزی لینڈ نے مزید تحقیق کی اور بالآخر 1922ء کے بعد جو پروفیسر صاحب کی وفات کا سال ہے یعنی 84 سال بعد ان کے پوتے اور پوتی سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

جماعت نیوزی لینڈ نے، جماعت آسٹریلیا کی طرف سے ہونے والی تحقیق ملنے پر Astronomical Society سے رابطہ کیا اور ان کے خاندان کے بارہ میں دریافت کیا۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ آپ Birkenhead Historical Society سے رابطہ کریں۔ چنانچہ ویب سائٹ پر اس سوسائٹی سے رابطہ کیا گیا اور اپنا یعنی جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے پروفیسر ریگ کے عزیزوں کے بارہ میں دریافت کیا۔ اس پر ان کے پوتے اور پوتی نے بذریعہ ای میل رابطہ کیا تو اس طرح جماعت کا ان سے رابطہ قائم ہو گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ نیوزی لینڈ سال 2006ء کے دوران چھ مئی کو یہ دونوں پوتا اور پوتی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے آئے تھے۔

دوران ملاقات حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ آپ کے دادا احمدی...... تھے۔ انہوں نے (دین حق) قبول کر لیا تھا۔ ان دونوں نے بتایا تھا کہ ہمیں علم ہے کہ انہوں نے (دین حق) قبول کر لیا تھا۔ پروفیسر صاحب کی ایک بیوی انڈیا سے تھی جو ہماری دادی ہے۔ لیکن ہم اپنی دادی سے نہیں مل سکے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا تھا کہ کیا آپ کے دادا کے پاس (دین حق) کا لٹریچر تھا اور کچھ کتب وغیرہ تھیں۔ اس پر ان دونوں نے بتایا تھا کہ ان کی کچھ کتب وغیرہ میوزیم میں موجود ہیں۔ چونکہ پروفیسر صاحب سائنٹسٹ تھے اس لئے ان کی کتب وغیرہ اور دیگر مسودات کو ایک میوزیم میں رکھا گیا ہے۔ ان کی بعض چیزیں آگ لگ جانے کی وجہ سے ضائع ہو گئی تھیں۔ انہوں نے بتایا تھا کہ پروفیسر صاحب کی آسٹریلین بیوی سے سات بچے ہیں۔ ہم دونوں کا باپ انڈین بیوی سے تھا۔

حضور انور کے دریافت فرمایا تھا کہ کیا آپ کے دادا نے آپ کو کبھی احمدیت کی (دعوت) کی جس کے جواب میں انہوں نے بتایا تھا کہ ہم اتنا جانتے ہیں کہ وہ بہت نیک سیرت اور بالکل جدا اور مختلف آدمی تھا اور اس نے (دین حق) قبول کیا تھا۔

بعد ازاں حضور انور نے ان دونوں Mr. Stewirt Wragge اور مسز Catherine Wragge کو ان دونوں کے نام لکھ کر اور اپنے دستخط کر کے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی دی اور فرمایا اس کو پڑھیں۔ آپ کو (دین حق) کے بارہ میں پتہ چلے گا۔

اگلے روز 7 مئی 2006ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آک لینڈ شہر کے بعض علاقوں کے وزٹ کے دوران پروفیسر Clement Wragge کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ مرحوم قبرستان Pompallier کے ایک حصہ Anglican کے بلاک B کے پلاٹ نمبر 47 میں مدفون ہیں کتبہ پر آپ کی تاریخ پیدائش 1852ء درج ہے اور تاریخ وفات 10 دسمبر 1922ء درج ہے۔ حضور انور نے مرحوم کی قبر پر دعا کی تھی۔ احباب جماعت بھی حضور انور کے ساتھ دعا میں شامل ہوئے تھے۔

☆......☆......☆

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

نیوزی لینڈ میں روایتی
استقبالیہ انداز ہاکا Haka

حال ہی میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف ممالک کے دورہ کے سلسلہ میں نیوزی لینڈ بھی تشریف لے گئے۔ نیوزی لینڈ میں ماؤری قبیلہ (Maori people) کے بادشاہ Tuheitia Paki کی موجودگی میں ان کے روایتی انداز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا گیا۔ اس روایتی انداز کو ہاکا (Haka) کہا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں پیش کیے جانے والے اس روایتی انداز یعنی Haka کو MTA نے ہم تک بھی پہنچایا۔ قارئین الفضل کیلئے اس روایتی طریق کا کچھ تعارف پیش کئے دیتے ہیں۔

ہاکا جنگ کے موقع پر جذبات ابھارنے کیلئے باآواز جنگی کرتب کا نام ہے۔ اس میں جہاں اپنے ساتھیوں کو جنگ کیلئے تیار کیا جاتا ہے وہاں دشمن کو مقابلہ پر آنے کی دعوت بھی دی جاتی ہے۔ یہ جنگی کرتب نیوزی لینڈ کے ماؤری قبیلہ (Maori people) سے خاص ہے۔ اس میں کچھ لوگ بڑے جوش، جذبے اور ولولے سے مختلف حرکات کرتے ہوئے اکٹھے پاؤں سے زمین پر ضرب لگاتے ہیں جس کے نتیجہ میں ایک خاص زیرو بم کے ساتھ آواز پیدا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ مختلف آوازیں بلند کرتے ہیں۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ ہاکا صرف جنگ کے موقع پر ہی پیش کیا جائے۔ بلکہ ہاکا کی بہت سی اقسام اور مقاصد ہیں۔ ہاکا تفریح طبع کے لیے، کسی اہم مہمان کو گرم جوشی کے ساتھ خوش آمدید کہنے کے لیے، غیر ملکی حکومتی مہمانوں کے اعزاز میں منعقد کی جانے والی تقریبات کے مواقع پر، یا کسی بہت بڑی کامیابی کو منانے کے لیے اور جنازوں وغیرہ کے مواقع پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک نظارہ یقیناً آپ نے نیوزی لینڈ کی ٹیموں کو مختلف مقابلہ جات کے مواقع پر پیش کرتے ہوئے ٹیلی ویژن پر دیکھا ہوگا۔

ہاکا کرنے کیلئے بہت سے جسمانی اعضاء کا مضبوطی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً چہرے کو مختلف حرکات دینا، آنکھوں کی سفیدی دکھانا، زبان کا باہر نکالنا اور مختلف حرکات دینا، ہاتھوں کو جسم کے مختلف حصوں پر بار بار مارنا اور بلند آوازیں نکالنا اور مختلف کلمات کہنا۔ جسم کے اعضاء کی مختلف حرکات کے ذریعہ اکٹھے ایسی ہم وزن آوازیں پیدا کی جاتی ہیں گویا جیسے موسیقی کا سماں باندھا جا رہا ہو۔ یہ تمام حرکات اور آوازیں بہادری، جرأت اور خوشی کی علامات سمجھی جاتی ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم ملک محمد اکرم صاحب آف بھکہ صدر جماعت احمدیہ بھیرہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھتیجے عدیل احمد ابن مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ ربوہ نے امسال ایف ایس سی پری انجینئرنگ گروپ میں پنجاب گروپ آف کالجز چنیوٹ کے تحت پارٹ I کے امتحان میں 501/550۔ (91 فیصد نمبر) حاصل کر کے ضلع چنیوٹ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور آئندہ بھی ہر میدان اور امتحان میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم راجہ عبدالوہاب صاحب ولد مکرم عبدالمجید صاحب دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ طاہرہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام جبران تنویر تجویز ہوا ہے نومولود مکرم راجہ محمد اقبال صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کا پوتا ہے احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر، نیک خصلت، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

کتاب ''صوبہ خیبر پختونخواہ میں احمدیت کا نفوذ'' کیلئے معلومات درکار ہیں

مکرم شمس الدین اسلم صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار صوبہ خیبر پختونخواہ میں احمدیت کے نفوذ پر کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں احباب سے درخواست ہے کہ اگر کوئی مضمون یا تصاویر وغیرہ بھجوانا چاہتے ہوں تو اس ایڈریس پر میل کر دیں۔

261, Encoreway Corona,
CA-92879 (U.S.A)
Email:sdaslam@hotmail.com
Ph. 951-278-2001

ولادت

مکرم ونگ کمانڈر (ر) سید میر محمود احمد صاحب آف لاہور مقیم امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے پوتے مکرم سید حسن بلال احمد صاحب ابن مکرم سید ہمایوں ظفر احمد صاحب اور مکرمہ سارہ عفت صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالباسط صاحب مورخہ 9 جون 2013ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ نومولودہ کا نام زینیا احمد رکھا گیا ہے۔ جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب، حضرت صاحبزادی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، محترم میاں عبدالقیوم صاحب مرحوم اور محترم ڈاکٹر عبداللہ خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی صحت والی بابرکت زندگی عطا فرمائے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالعزیز صاحب کارکن نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و رحم سے مورخہ 20 نومبر 2013ء کو خاکسار کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام سائر احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالمجید صابر صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد امجد صاحب دارالعلوم جنوبی احد کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، لائق، خادم دین، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مستبشر احمد صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے دادا جان مکرم سعید احمد صاحب ولد علی محمد صاحب مرحوم آف نوکوٹ حال گلشن جامی کراچی کچھ عرصہ سے کافی بیمار ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی شکایت ہے اور یادداشت بھی کمزور ہو چکی ہے۔ نیز جسمانی لحاظ سے بھی کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دادا جان کو لمبی، فعال، صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ولد مکرم مرزا لطیف احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم مشتاق احمد سندھو صاحب ولد مکرم میاں مراد علی صاحب حال مقیم جرمنی کچھ دنوں سے دل کے عارضہ اور آپریشن کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ روبصحت ہیں۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

میری پھوپھی جان محترمہ بشریٰ شاہین بیگم صاحبہ زوجہ مکرم رانا عبدالکریم خاں صاحب کاٹھگڑھی آف دارالعلوم وسطی بقضائے الٰہی مورخہ 21 اکتوبر 2013ء کو جرمنی میں بعمر 72 سال وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ مورخہ 25 اکتوبر کو بیت مبارک میں ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم وسیم احمد صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم رانا عبدالرؤف خاں صاحب آف سرگودھا، مکرم رانا منظور احمد خاں صاحب سابق کین منیجر فرید شکر گنج شوگر ملز جھنگ، مکرم رانا محمد احسن خاں صاحب ربوہ، مکرم رانا محمد آصف خاں صاحب ملتان کی ہمشیرہ، مکرم رانا بشیر احمد خاں صاحب یوکے، مکرم رانا شبیر احمد خاں صاحب ربوہ، مکرم رانا ودود احمد خاں صاحب جرمنی اور مکرم رانا قدوس احمد خاں صاحب جرمنی کی والدہ تھیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالکہ تھیں۔ بچوں کی تربیت بہت اچھے رنگ میں کی۔ اور اپنے سب عزیز رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا سلوک کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مخلص احمدی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور سب عزیزوں کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

گمشدہ شاپر

مکرم ظفر اللہ صاحب مکان نمبر 16/14 محلہ دارالعلوم جنوبی احد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

21 نومبر کو صبح 9 بجے رحمٰن چکی سے ربوہ سلائی مشین جاتے ہوئے کپڑوں کا شاپر گر گیا۔ جس کسی کو ملے براہ کرم مندرجہ بالا پتہ پر پہنچا دیں۔ یا اس فون نمبر 03367065565: پر اطلاع دیں۔ شکریہ

شوگر آگاہی کیمپ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں اور لواحقین کیلئے شوگر آگاہی کیمپ مورخہ 4 دسمبر 2013ء کو صبح 10 بجے سیمینار ہال میں منعقد ہوگا۔ ضرورت مند احباب و خواتین اس سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور سیمینار میں شامل ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم احمد ناصر صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ حلیمہ نعیم صاحبہ دارالبرکات ربوہ مورخہ 7 نومبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مورخہ 9 نومبر 2013ء کی صبح دس بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ محترمہ حلیمہ نعیم صاحبہ کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ آف سانگلہ ہل 1978ء میں راہ مولیٰ میں قربان ہوگئی تھیں۔ اس وقت حلیمہ نعیم صاحبہ اپنی والدہ کے پاس کھڑی تھیں ان کی عمر 14-13 سال تھی اور ان کو بھی خنجر کے پے در پے وار لگے۔ ہاتھ، پیٹ، سر اور گردن پر خنجر مارے گئے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے حلیمہ نعیم صاحبہ کو 36-35 سال زندہ رکھا۔ جو خنجر موصوفہ کے پیٹ میں لگا تھا وہ آہستہ آہستہ کینسر کی شکل اختیار کر گیا۔ عرصہ دو سال موصوفہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔ فیصل آباد میں کیموتھراپی اور ریڈیو تھراپی ہوتی رہیں۔ آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا۔ علاج معالجہ کے باوجود موصوفہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ حلیمہ نعیم صاحبہ کو محلہ دارالبرکات ربوہ میں تین سال بطور صدر لجنہ اماء اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں 10 سال مزید مختلف شعبہ جات میں خدمات کی توفیق ملی۔ گھریلو خدمات میں اہلیہ صاحبہ اول نمبر پر تھیں۔ حلیمہ نعیم صاحبہ اور خاکسار کو 1984ء میں اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا طاہر احمد عطا کیا جو ایک ماہ کی عمر میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوگیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے 1989ء میں بیٹی بارعہ بشریٰ واقفہ نو عطا فرمائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر دم اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مشہور شہر

آمسٹرڈیم

(AMSTERDAM)

یہ شہر اپنی خوبصورتی کی وجہ سے پورے یورپ میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اسے بحری تجارتی مرکز ہونے کی بھی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں کی بندرگاہی صنعت کو دوسری جنگ عظیم کے بعد فروغ حاصل ہوا۔ یہ شہر شمالی نیدرلینڈ میں واقع ہے۔ اس کے جغرافیائی محل وقوع کی بناء پر اسے شمال کا وینس بھی کہتے ہیں۔ آبادی تقریباً دس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ آج سے تقریباً سات سو سال قبل یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جسے آصطل ڈیم کہتے تھے۔ یہ نام دریائے آصطل پر باندھے گئے بند تعمیر شدہ 275ء کی نسبت سے رکھا گیا تھا۔

صنعتی اور تجارتی لحاظ سے یہ شہر آج بھی شہرت کا حامل ہے۔ یہاں ہیروں اور جواہر تراشی جہاز سازی، طباعتی مشینیں، ہوائی جہاز، ادویات ریشم اور رنگائی کی مشہور صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔ یہاں غیر ملکی سیاحوں کی سہولت کے لیے بہت سے ہوٹل بھی ہیں۔ قابل دید مقامات میں سٹاک ایکسچینج کی عمارت (تعمیر کردہ 1903ء) شاہی محل (تعمیر کردہ 1640ء)، دی نیو چرچ (1408ء)، ٹکسال (تعمیر کردہ 1619ء)، نیشنل آرٹ گیلری کی عمارت، میونسپلٹی کا عجائب گھر اور ریمبراں ہاؤس کی عمارات قابل ذکر ہیں۔

مشہور مصور ریمبراں (1639-1740ء) اور مفکر اسپنوزا کی قبریں بھی یہیں ہیں۔ ریمبراں ہاؤس اس مصور کی جائے پیدائش ہے جسے اب قومی یادگار کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ شہر بذریعہ ریل، سڑک اور فضائی راستوں سے ملک کے دوسرے بڑے شہروں سے ملا ہوا ہے۔ یہاں ایک بڑا بین الاقوامی ہوائی اڈہ ہے، جہاں سے دنیا بھر کے جہاز پرواز کرتے ہیں۔ آمسٹرڈیم 1928ء کی کھیلوں کا بھی اہم مقام ہے۔ ان کھیلوں کے لیے ایک بہت بڑا اسٹیڈیم بھی تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے نواح میں لگے ہوئے پھولوں نے اس کی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا ہے۔

یہاں بہت سے عجائب گھر بھی ہیں۔ جن میں رجکس میوزیم (RIJIKS MUSEUM) سٹیڈلجک (STEDELIJK) میوزیم کی دیدہ زیب عمارات قابل ذکر ہیں۔ وین گاخ (VAN GOGH) کا عجائب گھر 1972ء میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ عجائب گھر بھی فنون لطیفہ کے ایک اہم مرکز کی حیثیت سے پورے نیدرلینڈ میں مشہور ہے۔

آمسٹرڈیم ایکسچینج بنک 1609ء میں قائم کیا گیا۔ یہ پورے یورپ میں ایک بہت بڑے کلیرنگ ہاؤس کے طور پر مشہور ہے۔ یہاں ہوائی اڈہ، ریلوے سٹیشن اور دو یونیورسٹیاں بھی ہیں ان کا قیام علی الترتیب 1632ء اور 1880ء میں عمل میں آیا۔

(امان اللہ امجد صاحب)

بیٹے کیلئے

بیٹا تم یاد آتے ہو
دن بھر اس ویران سے گھر میں
جہاں مکمل سناٹا ہے
شام کو جب ہم بیٹھتے ہیں اور
ڈاکٹروں کے نسخے لیکر
بیماری کی باتیں کرتے
اک دوجے کو دیکر سہارا
خالی گھر میں پھرتے ہیں
بوڑھے۔ کانپتے ہاتھوں سے جب
گھر کے کاموں کو نپٹاتے
یاد تمہی کو کرتے ہیں
بیٹا۔ کب تک آؤ گے؟
کب چہرہ دکھلاؤ گے؟

بیٹے کا جواب

اماں تم نہ یوں گھبراؤ
ابا کا بھی دل بڑھاؤ
جذباتی سوچوں سے نکلو۔
پاگل دل کو خود سمجھاؤ
سات سمندر پار سے آنا
بات کوئی آسان نہیں ہے
اچھے اچھے کھانے کھاؤ
عمدہ عمدہ کپڑے پہنو
گھر کے کاموں کے کرنے کو
اچھا سا اک نوکر رکھ لو
میں نے پیسے بھیج دیئے ہیں
لو اب تو تم خوش ہو جاؤ۔

سید قمر سلیمان احمد

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔نومبر	
طلوع فجر	5:21
طلوع آفتاب	6:44
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27 نومبر 2013ء

2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
4:10 am	سوال وجواب
6:30 am	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 26 جون 2010ء
2:00 pm	سوال وجواب 15 جون 1996ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2008ء
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
11:30 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 26 جون 2010ء

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

αδσ
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
ماہانہ سامان پر FREE HOME DELIVERY
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
FB FINE & THE BEST
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑا پن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10: تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیو فزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے